سورة الاعراف

آیات ۱۵۸ - ۱۶۴

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۨ الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْىٖ وَ يُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ الَّذِىْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ
اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥٨﴾ وَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿١٥٩﴾ وَ
قَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَىْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ
بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَ
ظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَ
مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١٦٠﴾ وَ اِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَ كُلُوْا
مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَ قُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٦١﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ
رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿١٦٢﴾ ع وَ سْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ
اِذْ يَعْدُوْنَ فِى السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّ يَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا
تَاْتِيْهِمْ ۛ ۚ كَذٰلِكَ ۛ ۚ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٣﴾

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَيۡكُمۡ جَمِيۡعَا ۨ الَّذِىۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ‌ ۖ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهِ

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ - آپ کہیئے اے لوگو

اِنِّىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ - بیشک میں اللہ کا رسول ہوں

اِلَيۡكُمۡ جَمِيۡعَا - تم سب لوگوں کی طرف

الَّذِىۡ لَهٗ مُلۡكُ - اس (اللہ) کا جس کی ہی حکومت ہے

السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ - زمین اور آسمانوں کی

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ - کوئی الٰہ نہیں ہے مگر وہی

يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ - وہ زندگی دیتا ہے اور وہ (ہی) موت دیتا ہے

فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهِ - پس تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر

النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَ کَلِمٰتِہٖ وَ اتَّبِعُوْہُ لَعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤی اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِہٖ یَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ - جو نبی امی ہیں

الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ - جو ایمان رکھتے ہیں اللہ پر

وَ کَلِمٰتِہٖ - اور اس کے فرمانوں پر

وَ اتَّبِعُوْہُ - اور تم پیروی کرو ان کی

لَعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَ - شائد کہ تم لوگ ہدایت پاؤ

وَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤی - اور موسیٰ کی قوم میں سے

اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ - ایک ایسا گروہ ہے جو ہدایت دیتا ہے

بِالْحَقِّ - حق کے ساتھ

وَبِہٖ یَعْدِلُوْنَ - اور اس کے ساتھ عدل کرتا ہے

عَدَلَ یَعْدِلُ ، عَدْلاً - عدل کرنا

قُلْ يَٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ۨ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَ
يُمِيْتُ ۖ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَمِنْ
قَوْمِ مُوْسٰٓى أُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

اے محمدؐ، کہو کہ "اے انسانو، میں تم سب کی طرف اُس خدا کا پیغمبر ہوں جو زمین اور
آسمانوں کی بادشاہی کا مالک ہے، اُس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے، وہی زندگی بخشتا ہے
اور وہی موت دیتا ہے، پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے بھیجے ہوئے نبی اُمی پر جو اللہ اور
اس کے ارشادات کو مانتا ہے، اور پیروی اختیار کرو اُس کی، امید ہے کہ تم راہ راست
پا لوگے" موسیٰؑ کی قوم میں ایک گروہ ایسا بھی تھا جو حق کے مطابق ہدایت کرتا اور
حق ہی کے مطابق انصاف کرتا تھا

[Say, O Muhammad]: 'O men! I am Allah's Messenger to you all - of Him to Whom belongs the dominion of the heavens and the earth. There is no god but He. He grants life and deals death. Have faith then, in Allah and in His Messenger, the ummi Prophet who believes in Allah and His words; and follow him so that you may be guided aright. Among the people of Moses'116 there was a party who guided others in the way of the truth and established justice in its light.

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَيۡكُمۡ جَمِيۡعَا ۨ الَّذِىۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ‌ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهِ النَّبِىِّ الۡاُمِّىِّ الَّذِىۡ يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوۡهُ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۵۸﴾

تحویلِ خطاب (حضورِ اکرم ﷺ کی رسالت کا اعلان اور اس پر ایمان کی دعوت)

- گذشتہ آیات میں سلسلہ کلام بنی اسرائیل سے متعلق تھا، بیچ میں جملہ معترضہ کے طور پر رسالت محمدی پر ایمان لانے کی دعوت اور آپ ﷺ کی اصل حیثیت کو بھی واضح فرمایا گیا ہے
- قرآن کے اسلوبِ اختصار کا ایک خوبصورت نمونہ! کیسے؟
- حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر تفصیل سے (سابقہ آیات میں)، اس کے بعد انباء و رُسل کے سلسلے کو نبی کریم ﷺ تک لانے میں کافی تفصیل درکار ہے، اس ساری تفصیل (جو قرآن مجید میں دوسرے کئی مقامات پر موجود ہے) کو چھوڑ کر یہاں براہ راست آپ ﷺ کو مخاطب کرکے فرمایا جارہا ہے کہ آپؐ لوگوں کو بتادیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں تمام بنی نوع انسان کی طرف۔ (آپ ﷺ کے رسول ہونے کا اعلان)

1. گذشتہ آیات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر اور توراۃ وانجیل میں نبی آخرالزماں کے بارے میں بشارتوں کے حوالے سے جو ذکر ہوا ہے، آپؐ کو حکم کہ آپؐ اعلان کر دیجیے کہ میں ہی وہ رسول ہوں جس کا ذکر تھا توراۃ اور انجیل میں، مجھ پر ہی ایمان لانے کی تاکید ہوئی تھی موسیٰ علیہ السلام کے پیروکاروں کو، میری ہی دعوت پر لبیک کہنے والوں کے لیے وعدہ ہے اللہ کی خصوصی رحمت کا، اور اب میری ہی نصرت اور اطاعت کا حق ادا کرنے والوں کو ضمانت ملے گی ابدی واُخروی فلاح کی!
2. بنی اسرائیل کی اس غلط فہمی کو بھی یہاں دور کیا گیا ہے کہ اللہ کے نبی اور رسول صرف بنی اسرائیل میں آتے ہیں ان کے علاوہ کسی اور خاندان یا کسی اور قوم میں نبی مبعوث نہیں ہوتا

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۨ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

3. یہ بات بھی آپ ﷺ کی زبان مبارک سے کہلوائی جارہی ہے کہ آپ (بنی اسرائیل کے حسد کے تناظر میں) اس بات کا اعلان بھی فرمادیں کہ میں کسی خاندان یا کسی قوم کا رسول ہو کر نہیں بلکہ تمام نوع انسانی کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔ اب میرے آجانے کے بعد نجات کا دارومدار صرف اس بات پر ہے کہ تم مجھ پر ایمان لاؤاور میرا اتباع کرو۔ اور یہ سمجھ لو کہ میں جس طرح بنی اسماعیل کا رسول ہوں اسی طرح دنیا کی ہر قوم کا رسول ہوں

4. نبوت ورسالت اللہ کا ایک انعام ہے جس کے نتیجے میں انسانی زندگی کو الجھنوں سے نجات ملتی ہے اور زندگی کے مسائل کو حل کرنے کے لیے آسمان سے راہنمائی نصیب ہوتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ اللہ کی طرف سے ایک بہت بڑا امتحان بھی ہے، کیسے ؟

رسول کے آجانے کے بعد اور ان پر حجت تمام ہو جانے کے بعد اگر کوئی قوم اس کو تسلیم نہ کرے اور مخالفت و دشمنی پر اتر آئے تو وہ اپنی دنیاوآخرت تباہ کر دیتی ہے

یہاں بتایا جارہا ہے کہ سابقہ شریعتوں کے بگڑ جانے اور کتب سماویہ کے محفوظ نہ رہنے کے سبب آخری رسول کو مبعوث کر دیا گیا، تمام انسانوں کی رہنمائی کی ضروتوں کو پورا کرنے کے لیے (جس پر اتری کتاب اور تعلیمات روز قیامت تک محفوظ رہیں گی)، اب اس پر ایمان لانے کے سوا نجات کا کوئی اور ذریعہ نہیں ہے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میرا مبعوث ہونا سنے خواہ وہ میری امت میں ہو یا یہودی نصرانی ہو اگر وہ مجھ پر ایمان نہیں لائے گا تو وہ جہنم میں جائے گا (امام احمدؒ)

قُلۡ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعَا ۨ الَّذِیۡ لَهٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحۡیٖ وَ یُمِیۡتُ ۪ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ الَّذِیۡ یُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَ کَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوۡهُ لَعَلَّکُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۵۸﴾

5. آیت کریمہ کے آخر میں آخری نبی ﷺ پر ایمان کے ساتھ ساتھ اتباع کا بھی حکم دیا گیا ہے تاکہ یہ بات اچھی طرح واضح ہو جائے کہ اس آخری نبی پر صرف ایمان لانا کافی نہیں بلکہ اس کی اطاعت اور اس کا اتباع بھی لازم ہے (اور جو لوگ رسول کو محض ڈاکیے سے تشبیہ دیتے ہیں اللہ نے واضح طور پر اس کی تردید فرما دی)

– یہ اتباع اس لیے بھی لازم کر دی گئی کہ اس بات کا امکان موجود تھا کہ بنی اسرائیل آپ کو پیغمبر تو تسلیم کر لیتے لیکن آپ کا اتباع ضروری نہ سمجھتے (جیسے بعد میں ایک اور رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت کے ساتھ ہوا کہ انہوں نے رسول کی اتباع یعنی شریعت الٰہی کو ساقط کر دیا اور محض ایک عقیدے (Dogma) کو تسلیم کرنا ہی سارا دین مذہب قرار دے دیا)

– آپ ﷺ کی اتباع کا حکم دیا گیا ہے اطاعت کا نہیں کیونکہ اتباع کا لفظ اطاعت کی نسبت زیادہ وسیع ہے، اطاعت صرف احکام کی تعمیل کو کہتے ہیں۔ لیکن اتباع میں احکام کی تعمیل کے ساتھ ساتھ نقوش قدم کی جستجو، ان پر عمل کرنے کا جذبہ، متبوع کے ایک ایک پہلو کی نقل اتارنے کی کوشش اور عشق و محبت کا سوز و گداز سب کچھ شامل ہوتا ہے (یہ بھی ذہن نشین رہے کہ رسول کی اتباع کا حکم دیا گیا اللہ کی اتباع کا نہیں..... کیوں؟)

6. آیت کے آخر میں آپ ﷺ کے اتباع کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کے اتباع کا بھی حکم دیا تاکہ یہ بات بالکل واضح ہو جائے کہ آپ پر ایمان لانے کا مفہوم ہی یہ ہے کہ آپؐ کا اور آپؐ پر نازل کردہ کتاب کا اتباع کیا جائے، قرآن کریم اللہ کی کتاب ہے اللہ کی کتاب میں افراط و تفریط کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا، یہ معیارِ حق ہے، اس کے الفاظ، معانی اور اس کی تعلیمات اللہ کی طرف سے محفوظ رہیں گی

وَ مِنۡ قَوۡمِ مُوۡسٰۤی اُمَّۃٌ یَّہۡدُوۡنَ بِالۡحَقِّ وَ بِہٖ یَعۡدِلُوۡنَ ﴿۱۵۹﴾

اہل کتاب کے صالحین کی تحسین

- گذشتہ آیات میں بنی اسرائیل کی بداعمالیوں پر شدید تنقید کی گئ ہے ان کی عہد شکنیوں اور اس کے نتیجہ میں ملنے والی سزاؤں کا ذکر کیا گیا، اللہ کے انعامات پر شکر کی بجائے ان کے کفران نعمت پر شدید گرفت کی گئ ہے
- یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کے تمام بگاڑ کے باوجود وہ اہلِ خیر و حق سے تہی دامن نہ تھے، ان میں ہمیشہ ایک محدود تعداد ایسے لوگوں کی بھی رہی ہے جو حق کے مطابق لوگوں کی راہنمائی اور عدل کے مطابق لوگوں کے معاملات کے فیصلے کرتے رہے
- اسی وجہ سے وہ اپنی ساری بداعمالیوں کے باوجود اللہ کی طرف سے اجتماعی عذاب کا شکار نہیں ہوئے اور ان کو برابر سنبھلنے کی مہلت ملتی رہی۔ اللہ کا قانون یہ ہے کہ جب تک کسی قوم میں کسی حد تک بھی نیکی اور خیر کی صلاحیت باقی رہتی ہے اللہ اس قوم کو تباہ نہیں کرتا بلکہ انھیں آخر حد تک سنبھلنے کا موقع دیتا رہتا ہے
- امتِ مسلمہ کی حالت بھی کچھ ایسی ہی... اجتماعی بگاڑ اور انفرادی بداعمالیوں کے باوجود اس امت میں نیکی کے کام کرنے والے گروہ، تبلیغ و دعوت کا کام، لادینیت کا مقابلہ کرنے کے لیے محدود ہی سہی لیکن موجود گروہ، نت نئے اٹھتے ہوئے علمی فتنوں کے سدباب کے لیے اہل علم موجود ہیں، لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ کہ ایسے لوگ آٹے میں نمک کے برابر ہیں جن کی موجودگی میں قوم کو بار بار بدلنے کا موقع دیا جاتا ہے، عروج نہیں

وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰی مُوْسٰۤی اِذِ اسْتَسْقٰهُ قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا ؕ

وَقَطَّعْنٰهُمُ - اور ہم نے تقسیم کیا ان کو

قَطَّعَ یُقَطِّعُ ، تقْطِیعًا - الگ کرنا (II)

اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا - بارہ قبیلوں میں

اَسْبَاط - سِبْطٌ کی جمع، نسل / قبیلہ (جو پھیل جائے)

اُمَمًا - گروہ در گروہ ہوتے ہوئے

اُمَمًا ، اُمَّة کی جمع (متیں، گروہ، جماعتیں)

وَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰی مُوْسٰۤی - اور ہم نے وحی کیا موسیٰ کی طرف

أوْحَى يُوْحِي ، إيْحَاءً - وحی کرنا (IV)

اِذِ اسْتَسْقٰهُ قَوْمُهٗۤ - جب پانی مانگا اُس سے، اس کی قوم نے

اِسْتَسْقَى يَسْتَسْقِي ، اِسْتَسْقَاءً پانی مانگنا (X)

اَنِ اضْرِبْ - کہ مارو

بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ - اپنی لاٹھی سے اس پتھر کو

فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ - تو پھوٹ بہے اس سے

اِنبَجَسَ یَنْبَجِسُ ، انْبِجَاسًا - تنگ مقام سے پانی کا نکلنا (VII)

اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا - بارہ چشمے

عَيْنًا (عَيْن) - چشمہ

قَدۡ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشۡرَبَهُمۡ ؕ وَ ظَلَّلۡنَا عَلَيۡهِمُ الۡغَمَامَ وَ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡهِمُ الۡمَنَّ وَ السَّلۡوٰى ؕ كُلُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ ؕ وَ مَا ظَلَمُوۡنَا وَ لٰكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۶۰﴾

قَدۡ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ - جان لیا سب لوگوں نے

اُنَاس - لوگ

مَّشۡرَبَهُمۡ - اپنی پینے کی جگہ کو

مَشْرَب - گھاٹ، پینے کی جگہ

وَ ظَلَّلۡنَا عَلَيۡهِمُ الۡغَمَامَ - اور ہم نے سایہ کیا ان پر بادل کا

ظَلَّلَ يُظَلِّلُ ، تَظْلِيْلاً سایہ کرنا (II)

غَمَام - بادل

وَ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡهِمُ - اور ہم نے اتارا ان پر

الۡمَنَّ وَ السَّلۡوٰى - من و سلویٰ

الْمَنّ - ایک شبنمی گوند نما چیز جو درختوں پر جمی ہوئی پائی جاتی

السَّلْوٰى - بٹیر سے ملتا جلتا ایک پرندہ

كُلُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ - کھاؤ اسکی پاکیزہ (چیزوں) میں سے

مَا رَزَقۡنٰكُمۡ - جو ہم نے عطا کیا تم کو

وَ مَا ظَلَمُوۡنَا وَ لٰكِنۡ - اور انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ

كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ - وہ لوگ ظلم کرتے تھے اپنے آپ پر

وَ قَطَّعۡنٰهُمُ اثۡنَتَیۡ عَشۡرَةَ اَسۡبَاطًا اُمَمًا ؕ وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی مُوۡسٰۤی اِذِ اسۡتَسۡقٰهُ قَوۡمُهٗۤ اَنِ اضۡرِبۡ بِّعَصَاكَ الۡحَجَرَ ۚ
فَانۡۢبَجَسَتۡ مِنۡهُ اثۡنَتَا عَشۡرَةَ عَیۡنًا ؕ قَدۡ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشۡرَبَهُمۡ ؕ وَ ظَلَّلۡنَا عَلَیۡهِمُ الۡغَمَامَ وَ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡهِمُ الۡمَنَّ وَ
السَّلۡوٰی ؕ كُلُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ ؕ وَ مَا ظَلَمُوۡنَا وَ لٰكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ یَظۡلِمُوۡنَ ﴿١٦٠﴾

اور ہم نے اس قوم کو بارہ گھرانوں میں تقسیم کرکے انہیں مستقل گروہوں کی شکل دے دی تھی اور جب موسیٰؑ سے اس کی قوم نے پانی مانگا تو ہم نے اس کو اشارہ کیا کہ فلاں چٹان پر اپنی لاٹھی مارو چنانچہ اس چٹان سے یکایک بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر گروہ نے اپنے پانی لینے کی جگہ متعین کرلی ہم نے اُن پر بادل کا سایہ کیا اور اُن پر من و سلویٰ اتارا کھاؤ وہ پاک چیزیں جو ہم نے تم کو بخشی ہیں مگر اس کے بعد انہوں نے جو کچھ کیا تو ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ آپ اپنے ہی اوپر ظلم کرتے رہے

And We divided them into twelve tribes, forming them into communities. When his people asked Moses for water We directed him: 'Smite the rock with your rod.' Then twelve springs gushed forth from the rock and every people knew their drinking-places. And We caused thick clouds to provide them shade, and We sent down upon them manna and quails, saying: 'Eat of the clean things that We have provided you.' They wronged not Us, but it was themselves that they wronged.

محمد اقبال

وَقَطَّعۡنٰهُمُ اثۡنَتَیۡ عَشۡرَةَ اَسۡبَاطًا اُمَمًا ؕ وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی مُوۡسٰۤی اِذِ اسۡتَسۡقٰىهُ قَوۡمُهٗۤ اَنِ اضۡرِبۡ بِّعَصَاكَ الۡحَجَرَ ۚ فَانۡۢبَجَسَتۡ مِنۡهُ اثۡنَتَا عَشۡرَةَ عَیۡنًا ؕ قَدۡ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشۡرَبَهُمۡ ؕ وَ ظَلَّلۡنَا عَلَیۡهِمُ الۡغَمَامَ وَ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡهِمُ الۡمَنَّ وَ السَّلۡوٰی ؕ كُلُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ ؕ وَ مَا ظَلَمُوۡنَا وَ لٰكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ یَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۶۰﴾

بنی اسرائیل کی تنظیم اور دیگر احسانات کا تذکرہ

- اس آیت کریمہ کی ساری تفصیلات الفاظ کے معمولی تغیر کے ساتھ سورۃ البقرۃ میں گذر چکیں (۶۰-۵۷) اور بنی اسرائیل کی اس تنظیم کی تفصیل سورۃ مائدہ آیت ۱۲ میں بھی
  - ← اللہ نے بنی اسرائیل کو بارہ قبیلوں میں تقسیم کیا، ایک ہی باپ کی اولاد بارہ خاندانوں کی شکل میں پھلی پھولی ہر خاندان کو امتوں اور قوموں کی شکل میں بڑھایا اور پھیلایا اور ان کو اپنی نعمتوں اور رحمتوں سے بھی نوازا
  - ← موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل میں مردم شماری کرائی، ان کو ۱۲ قبیلوں (یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹوں کی نسل) میں تقسیم کرکے منظم کیا
  - ← ہر قبیلے میں ایک ایک سردار مقرر کیا تاکہ وہ ان کے اندر اخلاقی، مذہبی، تمدنی و معاشرتی اور فوجی حیثیت سے نظم قائم رکھے اور احکام شریعت کا اجراء کرتا رہے۔
  - ← ایک قبیلے (بنی لاوی کی اولاد جس سے حضرت موسیٰ اور ہارون تھے،) کو ایک خصوصی حیثیت اور ذمہ داری دی اور وہ تھی تورات و شریعت (شمع حق) روشن رکھنے کی خدمت
  - ← ایک نئی قومی وحدت اور اجتماعی زندگی (امت کا تصور) عطا کیا جو دور غلامی میں تباہ ہو کر رہ گیا تھا
- اللہ تعالیٰ نے پھر ان پر بے شمار نعمتیں اتاریں، احسانات فرمائے، خصوصی انتظامات کا بندوبست فرمایا، تاکہ وہ بطورِ امت مسلمہ اپنے فرائض بہ احسن طریقے سے انجام دے سکیں لیکن انہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا

وَاِذۡ قِيۡلَ لَهُمُ اسۡكُنُوۡا هٰذِهِ الۡقَرۡيَةَ وَكُلُوۡا مِنۡهَا حَيۡثُ شِئۡتُمۡ وَقُوۡلُوۡا حِطَّةٌ وَّادۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا نَّغۡفِرۡ لَكُمۡ خَطِيۡٓـٰٔتِكُمۡ ؕ

وَاِذۡ قِيۡلَ لَهُمُ - اور جب کہا گیا ان سے

سَكَنَ يَسْكُنُ ، سَكَنًا و سُكُونًا - سکونت اختیار کرنا

اسۡكُنُوۡا هٰذِهِ الۡقَرۡيَةَ - تم رہو اس بستی میں

قَرۡيَةَ - کا اطلاق گاؤں اور شہر دونوں پر ہوتا ہے

وَكُلُوۡا مِنۡهَا - اور کھاؤ اس میں

حَيۡثُ شِئۡتُمۡ - جہاں سے تم لوگ چاہو

حِطَّةٌ - ہم بخشش مانگتے ہیں (معافی کے لیے لفظ)

وَقُوۡلُوۡا حِطَّةٌ - اور کہو معافی ہو

حِطَّةٌ - اصل میں عبرانی کا لفظ ہے، عربی میں اس کا معنی "جھاڑ دینا"، گناہوں پر جھاڑ دینا (معافی اور بخشش مانگنا)

وَّادۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا - اور داخل ہو دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے

نَّغۡفِرۡ لَكُمۡ - تو ہم بخش دیں گے تمہارے لیے

خَطِيۡٓـٰٔتِكُمۡ - تمہاری خطاؤں کو

خَطِيْئَة ، خَطِيئَةٌ - کی جمع (خطائیں)

سَنَزِيۡدُ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۶۱﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡهُمۡ قَوۡلًا غَيۡرَ الَّذِىۡ قِيۡلَ لَهُمۡ فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوۡا يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۶۲﴾

سَنَزِيۡدُ الۡمُحۡسِنِيۡنَ - عنقریب ہم زیادہ کریں گے احسان کرنے والوں کو

زَادَ يَزِيْدُ ، زَيْداً - زیادہ کرنا

فَبَدَّلَ الَّذِيۡنَ - تو بدل دیا ان لوگوں نے جنہوں نے

ظَلَمُوۡا مِنۡهُمۡ - ظلم کیا ان میں سے

قَوۡلًا غَيۡرَ الَّذِىۡ - بات کو اس کے علاوہ جو

قِيۡلَ لَهُمۡ - کہا گیا ان سے

فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ رِجۡزًا - پھر ہم نے بھیجا ان پر ایک عذاب

رِجۡز - عذاب

مِّنَ السَّمَآءِ - آسمان سے

بِمَا كَانُوۡا يَظۡلِمُوۡنَ - بسبب اس کے جو وہ ظلم کرتے تھے

وَ اِذۡ قِیۡلَ لَهُمُ اسۡكُنُوۡا هٰذِهِ الۡقَرۡیَةَ وَ كُلُوۡا مِنۡهَا حَیۡثُ شِئۡتُمۡ وَ قُوۡلُوۡا حِطَّةٌ وَّ ادۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا نَّغۡفِرۡ لَكُمۡ
خَطِیۡٓـٰٔتِكُمۡ ؕ سَنَزِیۡدُ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۶۱﴾ فَبَدَّلَ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡهُمۡ قَوۡلًا غَیۡرَ الَّذِیۡ قِیۡلَ لَهُمۡ فَاَرۡسَلۡنَا عَلَیۡهِمۡ رِجۡزًا
مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوۡا یَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۶۲﴾ ع

یاد کرو وہ وقت جب ان سے کہا گیا تھا کہ اِس بستی میں جا کر بس جاؤ اور اس کی پیداوار
سے حسب منشا روزی حاصل کرو اور حطۃ حطۃ کہتے جاؤ اور شہر کے دروازے میں سجدہ
ریز ہوتے ہوئے داخل ہو، ہم تمہاری خطائیں معاف کریں گے اور نیک رویہ رکھنے
والوں کو مزید فضل سے نوازیں گے" مگر جو لوگ اُن میں سے ظالم تھے اُنہوں نے
اُس بات کو جو اُن سے کہی گئی تھی بدل ڈالا، اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے ان کے ظلم کی
پاداش میں ان پر آسمان سے عذاب بھیج دیا

And recall when it was said to them: 'Dwell in this town and eat plentifully of whatever you please, and say: "Repentance", and enter the gate prostrate. We shall forgive you your sins and shall bestow further favours on those who do good. Then the wrong-doers among them substituted another word in place of the one told them. So We sent upon them a scourge from the heaven as a punishment for their Wrong-doing.

وَ اِذۡ قِیۡلَ لَہُمُ اسۡکُنُوۡا ہٰذِہِ الۡقَرۡیَۃَ وَ کُلُوۡا مِنۡہَا حَیۡثُ شِئۡتُمۡ وَ قُوۡلُوۡا حِطَّۃٌ وَّ ادۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا نَّغۡفِرۡ لَکُمۡ خَطِیۡٓـٰٔتِکُمۡ ؕ سَنَزِیۡدُ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۶۱﴾ فَبَدَّلَ الَّذِیۡنَ
ظَلَمُوۡا مِنۡہُمۡ قَوۡلًا غَیۡرَ الَّذِیۡ قِیۡلَ لَہُمۡ فَاَرۡسَلۡنَا عَلَیۡہِمۡ رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا کَانُوۡا یَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۶۲﴾

اللہ کی اطاعت ذریعہ سرفرازی اور اس کے حکم سے سرتابی باعث سزا

- بنی اسرائیل کو بتایا گیا کہ اگر اللہ کے احکام کی اطاعت و پیروی کریں گے تو وہ ان کی خطاؤں کو بخش دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ محسنین کو اپنے فضل سے نوازتا ہے (کیا یہ وعدہ امتِ مسلمہ کے لیے نہیں ہے ؟)
- جب انہوں نے ایک شہر فتح کیا (جو کہ مفسرین کے نزدیک اریحا (Jericho) تھا تو انہیں حکم دیا گیا کہ شہر کے دروازے میں جھک کر (سجدہ) شکر بجالاتے ہوئے داخل ہونا اور یہ حکم بھی دیا گیا کہ شہر میں داخل ہوتے ہوئے حِطَّۃٌ حِطَّۃٌ کہتے جانا (توبہ اور استغفار کرتے ہوئے شہر میں داخل ہونا) - ایسا کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہارے خطاؤں سے درگذر فرمائے گا
- شہر میں داخل ہوتے وقت کی ہدایات لیکن ان کے ایک گروہ نے انہیں بدل ڈالا اور اللہ کے احکام کی نافرمانی کی، مفسرین کے مطابق انہوں نے حِطَّۃٌ -کے لفظ کو حِنۡطَّۃٌ (گندم) سے بدل ڈالا اور اللہ کا حکم مذاق بن کے رہ گیا
- جس مقاصد کے لیے یہ ہدایات انہیں دی گئیں ان کی خلاف ورزی پر وہ مقاصد بھی فوت ہوگئے اور جن برے نتائج سے انہیں بچانا مقصود تھا وہ برے نتائج ظہور پذیر ہو کر رہے (شہر کو فتح کرنے پر ظلم و بربریت کا مظاہرہ)

☞ اللہ تعالیٰ کے فرامین سے سرتابی بہت سارے دوسرے گناہوں کے ارتکاب کا راستہ ہموار کرتی ہے

- رِجۡز (عذاب)۔اگرچہ اس کی عذاب کی تصریح نہیں کی گئی لیکن مفسرین اور بنی اسرائیل کے اپنے مؤرخین کے مطابق اللہ تعالیٰ کی سرکشی اور بغاوت پر اللہ نے ان پر ایک سخت وباء بھیجی جس میں ۲۴۰۰۰ نفوس ہلاک ہوئے -

وَ سۡـَٔلۡهُمۡ عَنِ الۡقَرۡيَةِ الَّتِىۡ كَانَتۡ حَاضِرَةَ الۡبَحۡرِ‌ۘ اِذۡ يَعۡدُوۡنَ فِى السَّبۡتِ اِذۡ تَاۡتِيۡهِمۡ حِيۡتَانُهُمۡ يَوۡمَ سَبۡتِهِمۡ شُرَّعًا وَّيَوۡمَ لَا يَسۡبِتُوۡنَ‌ ۙ لَا تَاۡتِيۡهِمۡ‌ ۛ كَذٰلِكَ‌ ۛ نَبۡلُوۡهُمۡ

وَ سۡـَٔلۡهُمۡ عَنِ الۡقَرۡيَةِ - اور آپ پوچھیے ان سے اُس بستی کے بارے میں

الَّتِىۡ كَانَتۡ - جو تھی

حَاضِرَةَ الۡبَحۡرِ - سمندر کے سامنے (کنارے)

حَضَرَ يَحْضُرُ ، حُضُورًا - حاضر ہونا

حَاضِرَ / حَاضِرَة (اسم فاعل)- وہ جو سامنے، حاضر، رو برو ہے

اِذۡ يَعۡدُوۡنَ فِى السَّبۡتِ - جب وہ لوگ حد سے ہفتہ (کے حکم) میں

عَدَا يَعْدُو... حد سے بڑھنا

اِذۡ تَاۡتِيۡهِمۡ - جب پہنچتی تھیں ان کے پاس

سبت - ہفتے کا دن،
راحت و سکون / چھٹی کا دن

حِيۡتَانُهُمۡ - ان کی مچھلیاں

حِيْتَان ، حُوت کی جمع، مچھلیاں

حُوت: ہر قسم کی مچھلی (اسم جنس)

نُون: سب سے بڑی مچھلی (وہیل مچھلی)

سَمَك: بڑی مچھلی (یہ لفظ قرآن میں نہیں آیا)

وَسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ كَذٰلِكَ نَبْلُوْهُمْ

يَوْمَ سَبْتِهِمْ - ان کے ہفتہ کے دن

شُرَّعًا - تیرتی ہوئی

شُرَّعًا/شَرعاً - پانی کی سطح پر واضح طور پر آنا

شُرَّع - سیدھے اٹھائے ہوئے نیزے

شَرْعاً/ اَلْشَرَع - سیدھا راستہ جو واضح ہو ، واضح راستہ کو شرع ، شریعت کہا جاتا ہے (طریق الٰھیہ)

وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ - اور جس دن ہفتہ کا دن نہ ہوتا

سَبَتَ يَسْبِتُ ، سَبْتًا - ہفتے کے دن میں داخل ہونا، آرام کرنا

لَا تَاْتِيْهِمْ - وہ نہ آتی تھیں ان کے پاس

كَذٰلِكَ نَبْلُوْهُمْ - اس طرح ہم نے آزمایا ان کو

بَلَا يَبْلُو ، بَلاءً - آزمانا

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ - بسبب اس کے جو وہ نافرمانی کرتے تھے

وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ - اور جب کہا ایک گروہ نے ان میں سے

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٣﴾ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۨ ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿١٦٤﴾

لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۨ- کیوں تم نصیحت کرتے ہو ایک ایسی قوم کو | وَعَظَ يَعِظُ ، وَعْظًا۔ نصیحت کرنا

اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ - اللہ ہلاک کرنے والا ہے جن کو یا | مُهْلِك - ہلاک کرنے والا

مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا - عذاب دینے والا ہے ان کو شدید عذاب | مُعَذِّب - عذاب دینے والا

قَالُوْا مَعْذِرَةً - انہوں نے کہا عذر پیش کرنے کے لیے | عَذَرَ يَعْذُرُ ، عُذْرًا و مَعْذِرَةٌ۔ عذر پیش کرنا

اِلٰى رَبِّكُمْ - تمہارے رب کی طرف

وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ - اور شاید وہ لوگ تقویٰ اختیار کریں

وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِى السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ
شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۛ كَذٰلِكَ ۛ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٣﴾ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ
تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۗ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿١٦٤﴾

اور ذرا اِن سے اُس بستی کا حال بھی پوچھو جو سمندر کے کنارے واقع تھی اِنہیں یاد دلاؤ وہ واقعہ کہ وہاں کے لوگ سبت (ہفتہ) کے دن احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرتے تھے اور یہ کہ مچھلیاں سبت ہی کے دِن ابھر ابھر کر سطح پر اُن کے سامنے آتی تھیں اور سبت کے سوا باقی دنوں میں نہیں آتی تھیں یہ اس لیے ہوتا تھا کہ ہم ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے ان کو آزمائش میں ڈال رہے تھے، اور انہیں یہ بھی یاد لاؤ کہ جب اُن میں سے ایک گروہ نے دوسرے گروہ سے کہا تھا کہ "تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا یا سخت سزا دینے والا ہے" تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ "ہم یہ سب کچھ تمہارے رب کے حضور اپنی معذرت پیش کرنے کے لیے کرتے ہیں اور اس امید پر کرتے ہیں کہ شاید یہ لوگ اس کی نافرمانی سے پرہیز کرنے لگیں"

وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِى السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ
سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۛ كَذٰلِكَ ۛ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٣﴾ وَاِذْ
قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۗ قَالُوْا مَعْذِرَةً
اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿١٦٤﴾

And ask the people of Moses concerning the town situated along the sea how its people profaned the Sabbath when fish came to them breaking the water's surface on Sabbath days, and would not come to them on other than Sabbath-days. Thus did We try them because of their disobedience.

And recall when a party of them said: 'Why do you admonish a people whom Allah is about to destroy or punish severely? They said: 'We admonish them in order to be able to offer an excuse before Your Lord, and in the hope that they will guard against disobedience.'

وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۚ كَذٰلِكَ ۚ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٣﴾

بنی اسرائیل کے سامنے ان کی تاریخ کا آئینہ

- بنی اسرائیل کی مسلسل ناشکریوں اور نافرمانیوں کا بیان جاری ہے، اس سلسلے میں میں ایک ایسے واقعے کا ذکر کیا جا رہا ہے جو عبرت کے طور پر بنی اسرائیل میں معروف تھا اور یہ ہے اصحاب سبت کا واقعہ

- یہ واقعہ کہاں پیش آیا؟ اگرچہ اس کی تحقیق معلوم نہ ہونے سے بھی اس واقعہ کے اسباق ورموز اور عبرت میں کوئی فرق نہیں پڑتا، محققین کے مطابق یہ مقام ایلہ یا ایلات یا ایلوت تھا جہاں اب اسرائیلی ریاست کی اسی نام کی ایک بندرگاہ ہے۔ یہ بنی اسرائیل کے زمانہ عروج میں یہ بڑا اہم تجارتی مرکز تھا۔ حضرت سلیمان نے اپنے بحر قلزم کے جنگی و تجارتی بیڑے کا صدر مقام اسی شہر کو بنایا تھا۔

- اس واقعے کا یہودیوں کی کتب مقدسہ میں کوئی ذکر ہمیں نہیں ملتا لیکن قرآن مجید کے نزول کے وقت یہود میں یہ واقعہ معروف تھا اور اسی وجہ سے انہوں نے قرآنِ مجید کے اس واقعے کے بیان پر کوئی اعتراض نہیں اٹھایا، حالانکہ یہود آپ ﷺ کی مخالفت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے

- موجودہ توارۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کے انبیاء نے سبت کے قانون کی بے حرمتی (شریعت کی کھلم کھلا خلاف ورزی) پر اپنی قوم کو سخت متنبہ کیا۔ یرمیاہ نبی (جو ۶۲۸ اور ۵۸۶ء قبل مسیح کے درمیان گزرے) نے خدا کی طرف سے یہودیوں کو دھمکی دی کہ اگر تم لوگ اس کھلم کھلا خلاف ورزی سے باز نہ آئے تو یردشلم نذر آتش کر دیا جائے گا اور حزقی ایل نبی (جن کا دور ۵۹۵ء اور ۵۳۶ قبل مسیح کے درمیان گزرا) نے سبت کی بے حرمتی کو یہودیوں کے قومی جرائم میں سے ایک بڑا جرم قرار دیا۔ یہ واقعہ غالباً انہی کے دور میں پیش آیا

وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِى السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۛ كَذٰلِكَ ۛ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٣﴾

- "سبت" ہفتہ کے دن کو کہتے ہیں۔ یہ دن بنی اسرائیل کے لیے مقدس قرار دیا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے اور اولاد اسرائیل کے درمیان پشت در پشت تک دائمی عہد کا نشان قرار دیتے ہوئے تاکید کی تھی کہ اس روز کوئی دنیوی کام نہ کیا جائے، گھروں میں آگ تک نہ جلائی جائے، جانوروں اور لونڈی غلاموں تک سے کوئی خدمت نہ لی جائے اور یہ کہ جو شخص اس ضابطہ کی خلاف ورزی کرے اسے قتل کر دیا جائے (احکاماتِ عشرہ میں سے)
- سمندر کے کنارے اس بستی کے رہنے والے باشندے سبت کے ممنوعہ دن ماہی گیری کرکے اس حکم کی خلاف ورزی کرتے تھے (یہ خلاف ورزی براہِ راست کھلی خلاف ورزی نہیں تھی بلکہ حیلے سے کرتے تھے)۔۔۔۔۔۔
- سنت الٰہی یہ ہے کہ جب کوئی قوم کسی نافرمانی میں اصرار کے حد تک بڑھ جاتی ہے اور اچھوں کے سمجھانے سے بھی باز نہیں آتی تو اس معاملے میں اس کی آزمائش سخت سے سخت تر ہو جاتی ہے اور یہ بھی کہ فرمان برداری سے انحراف اور نافرمانی کی جانب میلان رکھنے سے اللہ تعالیٰ نافرمانی کے مواقع کا دروازہ کھول دیتا ہے
- حرام کی طرف خود بڑھنے سے حرام کے مواقع آسان ہو جاتے ہیں اور جائز و حلال کے مشکل، یہ اس لیے کہ انسان کے وہ میلانات جو اندر چھپے ہوئے ہیں کھل کر پوری طرح نمایاں ہو جائیں اور جن جرائم سے وہ اپنے دامن کو خود داغ دار کرنا چاہتا ہے ان سے وہ صرف اس لیے باز نہ رہ جائے کہ ان کے ارتکاب کے مواقع نہیں ملا
- عام دنوں میں تو یہ مچھلیاں نظر نہ آتیں یا بہت ہی کم نظر آتیں لیکن سبت کے دن سر اٹھا اٹھا کر بہتات سے ۔۔۔۔

وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۱۶۴

نہی عن المنکر ۔ برائے ازالہ عذر و اتمام حجت

- بنی اسرائیل کی اس بستی میں لوگوں کے تین گروہ (۱) شریعت کی حدود سے تجاوز کرنے والے، (۲) اس نافرمانی اور تجاوز پر روکنے والے (صالحین)، (۳) غیر جانبدار۔ نہی عن المنکر کو ترک کرنے والے
- برائی سے روکنے (نہی عن المنکر کا فریضہ سر انجام دینے) والے گروہ کا خاص ذکر کہ انہوں نے نہ صرف اس جرم سے روکنے کی کوشش کی بلکہ اس حد تک کوشش کی کہ ان میں تیسرے (غیر جانبدار) گروہ نے کہا کہ اب انہیں سمجھانے کا کیا فائدہ، جبکہ یہ عذابِ الٰہی ان کا مقدر ہو چکا ہے؟
- لیکن اللہ کے ان بندوں نے اس نقطہ نظر کو تسلیم نہیں کیا بلکہ ان کو یہ جواب دیا کہ ہمارا سمجھانے کا کام جاری رہنا چاہیے۔ اگر یہ لوگ نہ مانے تو (۱) ہم اللہ کے ہاں اپنے فرض سے سبکدوش ٹھہریں گے اور (۲) کیا عجب کہ مان ہی جائیں، سو اگر مان گئے تو یہی مطلوب ہے۔
- معاشرے کی اصلاح (امر بالمعروف) اور نھی عن المنکر کیلئے جد و جہد کرنا سب پر فرض ہے۔
- بُرائی کے حامل معاشروں میں صرف مصلحین اور نھی عن المنکر کرنے والے ہی بارگاہ خدا میں ایک قابل قبول عذر رکھتے ہیں
- بُرائی سے پرہیز کرنے والے جب تک معاشرے کو گناہ سے روکنے کیلئے کوشش نہ کریں، خدا کے سامنے ذمہ دار ہیں

نہی عن المنکر کے بارے میں ذمہ داری کی حد

نہی عن المنکر کے فریضے میں کوئی مرحلہ ایسا نہیں آتا جب داعی اور ناصح یہ فرض کرلیں کہ اب دعوت و نصیحت کا فرض ادا ہوگیا اس لیے نہ ماننے والوں کو عذاب الٰہی کے لیے چھوڑ دینا چاہیے بلکہ یہ کام زندگی کے آخری لمحے تک کرتے رہنا چاہیے اگرچہ ایک شخص بھی ان کی نصیحت کا قدر کرنے والا نہ نکلے۔ تو اللہ کے ہاں ایسے ہی لوگ اپنے فرض سے سبکدوش قرار پائیں گے۔ وہ لوگ اللہ کے ہاں بری نہیں ہوں گے جو خود اگرچہ برائی میں مبتلا نہ ہوں لیکن دوسرے کے خیر و شر سے بالکل بے تعلق ہو کر زندگی گزاریں

اضافی مواد

Reference Material

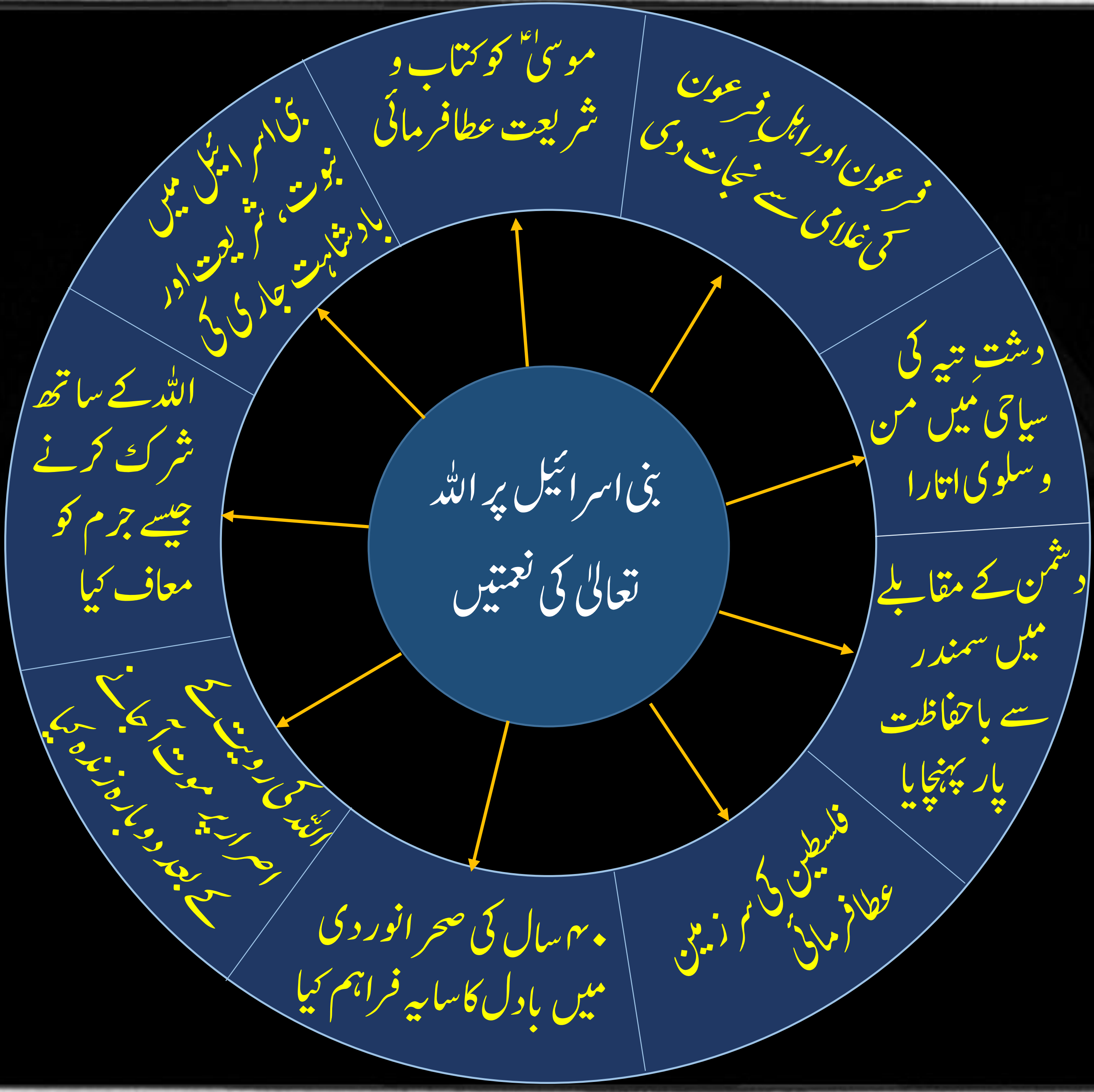

بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں
موسیٰ ؑ کو کتاب و شریعت عطا فرمائی
فرعون اور اہلِ فرعون کی غلامی سے نجات دی
دشتِ تیہ کی سیاحی میں من و سلوی اتارا
دشمن کے مقابلے میں سمندر سے باحفاظت پار پہنچایا
فلسطین کی سرزمین عطا فرمائی
۴۰ سال کی صحرا نوردی میں بادل کا سایہ فراہم کیا
اللہ کی رویت کے اصرار پر موت آجانے کے بعد دوبارہ زندہ کیا
اللہ کے ساتھ شرک کرنے جیسے جرم کو معاف کیا
بنی اسرائیل میں نبوت، شریعت اور بادشاہت جاری کی

عذاب کے لیے قرآنِ مجید میں مستعمل الفاظ

1. **عَذَاب**: کے معنی سخت تکلیف دینا، خواہ یہ تکلیف جسمانی ہو یا ذہنی - پھر یہ دُکھ، سزا اور برے کام کا بدلہ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے

2. **عِقَاب** : عقب کے معنی پاؤں کا پچھلا حصہ (ایڑی)، عاقبت کے معنی ہر چیز کا انجام- عِقَاب یا عَقُوبہ کے معنی انسان کے برے اعمال کا بدلہ (جو اعمال کے بعد دیا جاتا ہے)۔ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ، مگر میں نے ہمیشہ منکرین کو ڈھیل دی اور آخر کار ان کو پکڑ لیا، پھر دیکھ لو کیسا تھا ہمارا عذاب ؟- (13:32)

3. **نَكَال**: معنی لوہے کا کڑا، مہار اور ہر وہ چیز کس کے استعمال میں کسی کو چلنے سے پابند اور مجبور کر دیا جائے (نَكَّلَ - کسی بیڑیا پہنانا، عبرت ناک سزا دینا)، نَكَال کے معنی ایسی عبرت ناک سزا جسے دیکھ کر دوسرے عبرت حاصل کریں، وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ ۗ اور جو چوری کرے مرد ہو یا عورت ان کے ہاتھ کاٹ ڈالو یہ بدلہ ہے اس کا جو انہوں نے کمایا اور خدا کی طرف سے عبرت ناک سزا ہے -(5:38)

4. **وَبَال**: اَلْوَبْل اور اَلْوَابِل ، موٹی اور بھاری بوندوں والی بارش - وَبْل میں سختی کا تصور پایا جاتا ہے، وَبِيْل کپڑے دھونے کا ڈنڈا - **وَبَال** ایسی سزا یا بدلہ جو سخت بھی ہو اور زیادہ بھی ہو، أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ فَذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ -کیا تمہیں اُن لوگوں کی کوئی خبر نہیں پہنچی جنہوں نے اِس سے پہلے کفر کیا اور پھر اپنی شامت اعمال کا مزہ چکھ لیا؟ اور آگے اُن کے لیے ایک دردناک عذاب ہے-(64:5)

عذاب کے لیے قرآنِ مجید میں مستعمل الفاظ

5. **نَکِیْر**: (نکر) بمعنی اجنبیت، اچنبھا پن ہے، نُکر بمعنی ناگوار، نازیبا، نا معقول - **مُنْکَر**، ایسا کام جس میں اللہ کی رضامندی نہ ہو - **نَکِیْر**، ناگوار چیز، انکار، اور عذاب سب معنوں میں آتا ہے، جب اس کے معنی عذاب ہوں گے تو مراد ایسا ناگوار عذاب ہو گا جو غیر متوقع طور پر واقع ہو
وَكُذِّبَ مُوسَىٰ فَأَمْلَيْتُ لِلْكَافِرِينَ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ، اور موسیٰ بھی تو جھٹلائے جا چکے ہیں لیکن میں کافروں کو مہلت دیتا رہا پھر ان کو پکڑ لیا۔ تو (دیکھ لو) کہ میرا عذاب کیسا (سخت) تھا - (22:44)

6. **بَأْس** : کے معنی میں تنگی اور سختی کا تصوار پایا جاتا ہے، قرآنِ مجید میں یہ لفظ جنگ، عذاب اور آفت تین معنوں میں استعمال ہوا ہے اور تینوں چیزوں میں سختی اور تنگی کا تصور موجود ہے، جن یہ لفظ عذاب یا سزا کے معنی میں استعمال ہو تو مراد سخت عذاب ہو گا۔ فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُم بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا ، پس جب ہماری طرف سے ان پر عذاب / سختی آئی تو کیوں نہ انہوں نے عاجزی اختیار کی؟ (6:43)

7. **مُثْلت**: مَثَل بمعنی کسی چیز کا مقابلہ اسی جیسی چیز سے کرنا، یا وہ نمونہ جس کے مطابق کوئی چیز بنائی جائے، اَلْمُثْلَة بمعنی عبرتناک سزا کی ایسی مثال قائم کرنا کہ دوسرے ارتکابِ جرم سے باز آ جائیں، اس کی جمع مُثْلت ہے
وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِمُ الْمَثُلَاتُ ۗ یہ لوگ بھلائی سے پہلے برائی کے لیے جلدی مچا رہے ہیں حالانکہ ان سے پہلے (جو لوگ اس روش پر چلے ہیں ان پر خدا کے عذاب کی) عبرت ناک مثالیں گزر چکی ہیں (13:6)

عذاب کی اقسام

1. **حُسْبَان:** (گننا، شمار کرنا)۔ حُسبان پر وہ چیز جس کا محاسبہ کیا جائے اور پھر اس کے مطابق اس کا بدلہ دیا جائے، بعض علمائے لغت نے اس کے معنی آگ اور عذاب کے بتائے ہیں - وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا **حُسْبَانًا** مِّنَ السَّمَاءِ فَتُصْبِحَ صَعِيدًا زَلَقًا، اور تیرے اس باغ پر آسمان سے کوئی آفت بھیج دے جس سے وہ صاف میدان بن کر رہ جائے۔ (18:40)

2. **حَاصِب:** (حَصَب کنکریوں سے فرش بنانا)۔ وادئ مُحَصَّب، وہ وادی جس سے حاجی کنکریاں جمع کرتے ہیں ۔ حَاصِب، ایسی تند و تیز آندھی جو کنکر اور پتھر ہوا میں اڑائے (اور وہ بادل بھی جو ژالہ باری کرے) أَمْ أَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ **حَاصِبًا** ۖ، کیا تم اِس سے بے خوف ہو کہ وہ جو آسمان میں ہے تم پر پتھراؤ کرنے والی ہوا بھیج دے؟ (67:17)

3. **صَيْحَة:** (صَاحَ گلا پھاڑ پھاڑ کر آواز بلند کرنا، چیخ و پکار کرنا)، صَيْحَة ۔ایسی گرجدار آواز جس سے لوگ چیخ و پکار کرنے لگیں، فَأَخَذَتْهُمُ **الصَّيْحَةُ** مُشْرِقِينَ آخرکار پو پھٹتے ہی اُن کو ایک زبردست چنگھاڑ نے آ پکڑا۔(15:73)

4. **رِجْز:** کے بنیادی معنی اضطراب، بے قراری اور ہیجان کے ہیں (رجزیہ اشعار ان شعروں کو کہا جاتا ہے جو جنگ کے موقع پر ہیجان پیدا کرنے کے لیے پڑھے جاتے ہیں)۔ **رِجْز** وہ عذاب جو دلوں کو بے قرار اور مضطرب کر دے)، فَأَنزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا **رِجْزًا** مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ آخرکار ہم نے ظلم کرنے والوں پر آسمان سے عذاب نازل کیا یہ سزا تھی ان نافرمانیوں کی، جو وہ کر رہے تھے۔(2:59)

عذاب کی اقسام

5. **رَجْف**:کے معنی شدید اضطراب کے ہیں، رَجفَتِ الاَرْض کے معنی زمین کا کانپنے لگنا، زمین میں زلزلہ آنا(
زلزلے اور شدید اضطراب کی کیفیت)
فَأَخَذَتْهُمُ **الرَّجْفَةُ** فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ آخر کار ایک بھونچال نے انُہیں آ لیا اور وہ اپنے گھروں میں
اوندھے پڑے کے پڑے رہ گئے- (7:78)

6. **خَسَف**:میں دو باتون کا تصور پایا جاتا ہے (ا) ڈبونا، (۲) ذِلت اور ناگواری، خَسَفَ الْقَمَر کے معنی چاند کا
گہنایا جانا۔ خَسفَ فُلَاناً کے معنی کسی کو ذلت اور ناگواری کی بات پر مجبور کرنا ، خَسَفَ فِی الْاَرْض
زمین میں دھنسانا

فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ فَمَا كَانَ لَهُ مِن فِئَةٍ يَنصُرُونَهُ مِن دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنتَصِرِينَ
آخر کار ہم نے اسے (قارون) اور اس کے گھر کو زمین میں دَھنسا دیا پھر کوئی اس کے حامیوں کا گروہ نہ تھا جو اللہ
کے مقابلہ میں اس کی مدد کو آتا اور نہ وہ خود اپنی مدد آپ کر سکا (28:81)